صالح اعمال کسے کہتے ہیں۔ ۔

اس کتاب کے دو حصے ہیں

(حصہ اول)

صالح اعمال کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

(حصہ دوم)

صالح اعمال کو دکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو نمونہ بنا کر پیش کیا۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

(حصہ اول)

صالح اعمال کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

تمہید

صالح اعمال بتانے کے لیے قرآن پاک سے احاطہ کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور صالح اعمال دکھانے کے لیے اور سمجھانے کے لیے ابراہیمؑ کا اسوہ حسنہ بھی دکھاؤں گی۔ اور نوحؑ کے بیٹے کو بھی دکھاؤں گی۔ کہ چونکہ اس کے اعمال صالح نہیں تھے۔ لہذا نوحؑ پنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے۔ کتاب کے آخر میں یعنی احاطہ کتاب میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے رسول ﷺ کے نافرمانوں کو بھی دکھاؤں گی۔ کہ قیامت والے دن کس طرح پچھتائیں گے۔ اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ صالح اعمال ہمارے لیے ایک معمہ نہ ہوں۔ بلکہ معمہ دوٹوک حل ہو جائے۔ میری گزارش ہے۔ کہ اس کتاب کو سمجھنے کیلیے اسے دو دفعہ پڑھیں۔ تا کہ آپ کے ذہن میں ہر بات اچھی طرح آ سکے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا بات لکھ دی ہے۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اوران لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اُسکی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس بات کو لکھ دیا ہے۔کہ جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اُسکی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو لکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اوران لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔یعنی فرقے بنا لیے۔سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اُسکی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں ۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔

ان آیات میں صرف اس کی نجات ممکن ہے۔جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانے اور اس کی اطاعت کرے۔تو اُسکی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کو لکھنے والے ہیں

خواتین وحضرات

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے ہیں۔اور اسکی غلامی کررہے ہیں۔اور ہم ایک اُمت ہیں۔یا ہم نے فرقوں کو اپنا رب بنالیا ہے۔اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔

سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اُسکی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کو لکھنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں گے۔اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔اور گروہ بن گئے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔اور مختلف گروہ بن گئے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا

فرمابرداری کرنے والے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو پھر اگروہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کردیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کردیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام دیا۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔تمھارا ایک ہی معبود ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ۔یعنی ایک زات ہی ایسی ہے جس کی غلامی کی جاسکتی ہے۔پھر تم کیا اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کردیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں کو برابر بتادیا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔یعنی قیامت تک آنے والے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔رسول ﷺ ایک ایک انسان کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں۔اب اگر کوئی ان کے پیغام کو قبول نہیں کرتا۔اور صالح عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان کی رحمت سے محروم رہ جائیگا۔یعنی کوئی اللہ تعالیٰ کی غلامی قبول نہیں کرتا۔تو وہ اس رحمت سے محروم رہ جائے گا۔یعنی اپنا نقصان ہی کرے گا۔کیونکہ رسول ﷺ نے برابر سب تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔اس طرح رسول ﷺ قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے مومن یعنی ایمان والے کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ کس طرح کا ہوتا ہے۔

سورہ محمد۔آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کردے گا اور ان کا حال درست کردے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کردیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹادے گا اور ان کی حالت درست کردے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک بیان کردیا تاکہ کوئی

وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

قصہ مختصریہ ہے۔کہ قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کرنے والے کے اعمال صالح ہیں۔جبکہ فرقے کی اطاعت کرنے والے کے اعمال جھوٹے ہیں۔اس لیے کفر والے یعنی فرقہ پرست کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کردیں گے۔جبکہ ایمان والے کے گناہ معاف کرکے اللہ تعالیٰ اس کی حالت درست کردیں گے۔

قرآن پاک کی باتوں پرعمل کرنا صالح اعمال کہلاتا ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیت 23 تا 30۔پارہ 13

اوروہ لوگ جو ایمان لائے اورانہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اوروہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اوراس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔وہ ہروقت اپنے رب کی اجازت سے ہروقت پھل لاتا ہے اوراللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اورناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اورآخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اوراللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اوراپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔وہ جہنم میں داخل ہونگے اوروہ بہت براٹھکانہ ہے۔اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو دفعہ یہ جملہ استعمال کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اوراس کی اطاعت کریں گے۔اورصالح عمل کریں گے۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں عمل کریں گے۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اوروہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کی مظبوط باتوں پرعمل کرنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔کہ قرآن پاک کے مطابق جو عمل کریں گے۔دوہ ہروقت پھل دے گا ۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی پاک باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اورجڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اللہ تعالیٰ کی پاک باتیں ہیں اوراللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہروقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پرعمل ہروقت پھل دیتا ہے۔یعنی ثواب دیتا ہے۔اگرآپ قرآن پاک پرعمل کرنے والے ہیں تو آپ ہروقت ثواب کی حالت میں ہیں۔اورآپ کے اعمال پھل دے رہیں ہیں۔

جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اوراللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی پاک اورمضبوط باتوں سے دنیا اورآخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔اورجو لوگ ایمان والے ہوں گے اورصالح عمل والے ہوں گے۔وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اوروہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی مظبوط باتوں پرعمل کرنے والے تھے۔

اور جو ظالم گمراہ لوگ ہیں یعنی فرقہ پرست جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل دیا ہے۔اورلوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر کفر کرنے والوں نے یعنی فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ لے کر قرآن بدل دیا اورہمیں اس سے دور کردیا۔اور

ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے ہیں ایسے تمام لوگ جو قرآن پاک پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بجائے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کریں گے۔ایسے تمام لوگوں سے رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

سورہ فاطر آیت 10 پارہ 22

اور جو کوئی عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اس کی طرف پاک کلام چڑھتا ہے۔اور صالح اعمال اسے اوپر اُٹھاتے ہے اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور ان لوگوں کی سب تدبیریں برباد ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک صرف اوپر جاتا ہے۔اور جو لوگ صالح اعمال کریں گے۔یعنی قرآن پاک پر عمل کریں گے وہ اعمال اوپر جائیں گے۔اور جو نام نہاد مفسر اور ان کے چیلے فرقہ پرست قرآن پاک کے مقابلے میں تدبیریں کریں گے۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور ان لوگوں کی سب تدبیریں برباد ہو جائیں گی۔

سورہ عنکبوت آیت 7 پارہ 21

اور جو لوگ ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔ہم ان سے ان کے گناہ دور کر دیں گے اور ان کے اعمال کا زیادہ بہتر بدلہ دیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے۔یعنی جنھوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔یہی صالح اعمال ہیں۔ہم ان سے ان کے گناہ دور کر دیں گے اور ان کے اعمال کا زیادہ بہتر بدلہ دیں گے۔

سورہ نحل آیت 97 پارہ 14

جو کوئی صالح عمل کرے گا۔وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو۔تو ہم اسے پاکیزہ زندگی دیں گے۔اور ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔تو ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔کہ اسے پاکیزہ زندگی دیں گے۔اور قیامت والے دن ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے۔یعنی دنیا اور آخرت کی بہترین زندگی عطا کی جائے گی۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا او آخرت میں بہترین اجر دیں گے۔اور قرآن پاک کی روشنی میں کرنے والے اعمال کو صالح اعمال کہا جاتا ہے۔

سورہ شوریٰ آیات 24 تا 25 پارہ 25

کیا لوگ کہتے ہیں۔کہ اُس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو آپ ﷺ کے دل پر مہر لگا دیتا۔اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔بے شک وہ دلوں کے حال سے خوب واقف ہے۔اور وہی تو ہے۔جو اپنے غلاموں کی توبہ قبول کرتا ہے۔اور ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔اور وہ جانتا ہے۔جو کچھ تم کرتے ہو۔اور اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔جو ایمان والے ہیں۔اور صالح اعمال کرتے ہیں۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے سچ کو ثابت کرتا ہے۔اور جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔جو ایمان والے ہیں۔اور صالح اعمال کرتے ہیں۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت عذاب ہے۔

سورہ حم السجدہ آیت 46 پارہ 24

جو کوئی صالح عمل کریگا۔تو اپنے لیے ہی کرے گا۔اور جس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔اور آپ کا رب اپنے غلاموں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔جو کوئی صالح عمل کریگا۔تو اپنے لیے ہی کرے گا۔اور جس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔اور آپ کا رب اپنے غلاموں پر ظلم

کرنے والا نہیں۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ 15

یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔جو صالح اعمال کرتے ہیں۔کہ ان کے لیے یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ قرآن تو سب سے سیدھی ہدایت دیتا ہے۔اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو خوشخبری دیتا ہے۔کہ ان کے لیے بلاشبہ بہت بڑا اجر ہے۔

سورہ طٰہٰ آیت 82 پارہ 16

اور بے شک میں بخشنے والا ہوں اسے جو توبہ کرے۔اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے۔پھر ہدایت پر رہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔کہ میں بخشنے والا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کرنے والا ہوں۔جو توبہ کرے۔اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے۔پھر ہدایت پر رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر رہے۔یعنی قرآن پاک پر رہے۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔اور اس میں کوئی شک نہیں۔آپ اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ نمبر 6

جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا۔تو ایسے ہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کو صالح اعمال کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کا بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے۔اور جنہوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیا تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔

خواتین وحضرات

کفر کسے کہتے ہیں۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں کافر کسے کہتے ہیں۔

صالح اعمال نہ کرنے والے بیٹے کے لیے پیغمبر باپ یعنی نوحؑ بھی کچھ نہیں کر سکتے۔

سورہ ہود آیات 45 تا 49 پارہ 12

اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا۔پھر کہنے لگا۔اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے۔اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کہا اے نوح۔بے شک وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا۔بے شک اس کے عمل صالح نہیں تھے۔پھر ہم سے ایسے سوال نہ کر۔جس کا تجھے علم نہیں ہے۔بے شک

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں۔کہ تو جاہلوں میں سے نہ ہوجانا نوحؑ نے کہا اے میرے رب بیشک میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔کہ میں تجھ سے ایسے سوال کروں۔جس کا مجھے علم نہیں ہے۔اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا۔اور مجھ پر رحم نہ کرے۔تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے کہا۔اے نوحؑ سلامتی کے ساتھ اُتر جاؤ۔ہماری طرف سے تم پر اوران جماعتوں پر جو تمھارے ساتھ ہے۔سلامتی اور برکت ہو۔اور بعض امتیں ایسی ہوں گی۔جن کو ہم جلد فائدہ دیں گے۔پھران کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔یہ سب غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اس سے پہلے نہ آپ ﷺ ان کو جانتے تھے۔اور نہ آپ کی قوم۔بس صبر کرو۔بے شک پرہیز گاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کے اعمال صالح نہیں تھے۔اس لیے وہ نوحؑ کے گھر والوں میں سے نہ تھا کیونکہ وہ نوحؑ کی کتاب کی روشنی میں عمل نہیں کرتا تھا اس لیے وہ اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے۔ورنہ اُن کا دکھ بھرا درد سے پکارنا تو آپ کے سامنے ہے۔اور جب نوحؑ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا تو خود ہی ڈر گئے اور فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی۔

خواتین وحضرات

اس کا مطلب ہے۔کہ اگر ہمارے اعمال صالح نہ ہوئے۔تو ہمیں بھی رسول ﷺ اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتے۔

حضرت یوسفؑ نے کیا دعا مانگی۔کیا ہم اس طرح دعا مانگتے ہیں۔

سورہ یوسف آیات 101 تا 104 پارہ 13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت یعنی اپنی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والے اعمال صالح اعمال کہلاتے ہیں۔اب جو قرآن پاک کے مطابق اعمال کریگا۔یا کرے گی۔تو وہ اعمال صالح ہوں گے۔

ہم اپنے اعمال صالح کیسے بنا سکتے ہیں۔یعنی پاک کیسے ہوسکتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیت 75 پارہ 16

اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا۔اور اُس نے صالح اعمال کیے ہوں گے۔تو بس یہی لوگ ہیں۔جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔اور یہ اُس کا بدلہ ہے۔جو پاک ہوا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ جنتیں اُسے ملیں گی یعنی باغ اُسے ملیں گے۔جو مومن ہوگا۔ جس نے صالح اعمال کیے ہوں گے اور جو پاک ہو اہوگا۔ایسے لوگوں کے درجے بہت بلند ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ جنتیں اُسے ملیں گی یعنی باغ اُسے ملیں گے۔جو مومن ہوگا۔ جس نے صالح اعمال کیے ہوں گے اور جو پاک ہوا

ہوگا۔ایسے لوگوں کے درجے بہت بلند ہیں۔

خواتین وحضرات!

مومن کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اوراس کی اطاعت کرنا۔قرآن پاک کی روشنی کے مطابق اعمال صالح اعمال ہیں۔اور جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے خود کو پاک کیا ہوگا۔یعنی اپنی اصلاح کی ہوگی۔تو یہی لوگ ہیں۔جن کے درجے بہت بلند ہیں۔اللہ تعالیٰ کے سب تحائف ایسے ہی لوگوں کے لیے ہیں۔

سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنا تا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنا تا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔رسول ﷺ کی سنائی ہوئی آیات کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔یا گمراہ ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔

سورہ البلد آیات10 پارہ30

اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ انسان کو ہم نے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک نے کن دوراستوں ک کی ہدایت دی۔

سورہ شمس آیات7 تا 10 پارہ30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کردی۔بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتادی۔اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے؛ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک کیا۔یعنی جو انسان قرآن پاک کے زریعے اپنی اصلاح کرے گا اور قرآن پاک کے زریعے نافرمانی والی باتوں سے بچا۔ وہ پاک ہوجائے گا۔یعنی پرہیزگار بن جائیگا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے نافرمانی والی باتوں سے نہیں بچے گا۔وہ ناپاک ہی رہا۔تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے اغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے،اس میں کوئی شک نہیں ہے۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ۔اور جو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتا ہو ناپاک ہے۔

اور ناپاک کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسولوں کے زریعے پرہیزگاری الہام کی۔پھر وہی انسان کامیاب ہوا۔جس نے اس وحی کے زریعے خود کو پاک کیا۔اور جس نے وحی کے زریعے خود کو پاک نہ کیا تو وہی اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہوسکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے زریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تونے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔اور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیزگار نہیں بنے۔

سورہ شوریٰ آیات 21 تا 22 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین کا ایسا طریقہ مقرر کردیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ظالموں کو دیکھیں گے۔کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔جو انہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔اور ولوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالموں یعنی نافرمانوں کی بات کررہے ہیں۔یعنی فرقے بنانے والوں کی بات کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا فرقہ پرستوں کے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین کا ایسا طریقہ مقرر کردیا ہے۔جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے

درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ظالموں کو قیامت والے دن دیکھیں گے۔کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔جوانہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کرتے رہے یہی صالح اعمال ہیں وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے ذریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

یعنی اب جو قرآن پاک کے مطابق اعمال کریں گے۔وہ صالح اعمال ہوں گے۔قرآن پاک کے مطابق اعمال کرنے کو صالح اعمال کہا گیا ہے۔گمراہی سے نکل کر کر پاک ہو جانا دراصل اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آجانا ہے۔

اسی لیے رسول ﷺ ہمیں قرآن پاک کی روشنی میں لائے۔تاکہ ہم لوگ اندھیروں سے نکل آئیں۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لائیں ان کے رب کی اجازت سے۔اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔

سورہ تغابن آیات 8 تا 10 پارہ 28

پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع ہونے کے دن اکھٹا کرے گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا اس کی خطائیں دور کر دے گا اور اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جس نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں جس مین وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت براٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو مانو اور اس کے رسول ﷺ کو مانو اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مانو پھر اللہ اپنے علم کی طاقت اور قدرت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے یہ ایک پیکج پر مبنی پیغام ہے جو انسان کے نام ہے تاکہ وہ قیامت کے دن کی تیاری کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہار جیت کا دن ہوگا۔جیتنے والے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر رسول ﷺ پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو مانا ہوگا۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹادے گا یعنی معاف کر دے گا اور جنت کے باغات میں داخل کرے گا یہ ہے جیت یہ ہے کامیابی اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا یہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ ہے ہار یہ ہے ناکامی کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی براٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پورا پیغام سنایا قرآن پاک کو روشنی کے نام سے پکارا ہم نے اس قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں رسول کو ماننا ہے اور قرآن کی روشنی میں قرآن کو جاننا ہے یہ ہے ایک چاردیواری جس میں اعمال کرنے والے کے اعمال صالح اعمال بن جاتے ہیں۔جو جنت کی طرف لے جاتے ہیں کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور کافر یعنی فرقہ پرست جو قرآن پاک کی روشنی میں اعمال نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔ قیامت والے دن ناکامی اور ہار کو مجبوراً گلے کا ہار بنائیں گے۔اور جہنم رہنے کا ایک بہت ہی براٹھکانہ ہے۔ ان آیات سے ہمیں تعلیم کی اہمیت معلوم ہوئی کیونکہ

ایک پڑھا لکھا انسان قرآن پاک کے ترجمے کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے دن یا رات میں اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جان سکتا ہے ان پڑھ کیا کرے گا۔ یاد رہے کہ قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کا نام اعمال صالحہ ہے۔ یعنی صالح اعمال ہے

سورہ الحدید آیت نمبر 9 پارہ نمبر 27

وہی تو ہے جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہے تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفیق مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ میں ہی تو ہوں۔ جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہوں۔ تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت دیکھی اللہ تعالیٰ کی شفقت مہربانی دیکھی کہ اُس نے ہمارے لیے آیات بھیجیں ہیں تا کہ ہم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جائیں اور ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی سے یہ سلوک کر رہے ہیں کہ صرف اس کو عربی میں پڑھتے ہیں اور بس سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ ہم اندھیروں میں ہیں۔ ہم نے اسے اردو میں سمجھ سمجھ کر روشنی میں آنا ہے۔ کبھی اندھیرے پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب کبھی ہم کمرے میں بیٹھے ہوں اور لائیٹ چلی جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آتا جب ایک دم لائٹ آتی ہے تو ہمیں روشنی میں ایک ایک چیز الگ الگ نظر آتی ہے قرآن پاک بھی اللہ تعالیٰ کی وہ روشنی ہے جس کو پانے کے بعد انسان کو ہر بات صاف صاف نظر آتی ہے وہ جان جاتا ہے کہ قرآن پاک سمجھنے سے پہلے وہ اندھیروں میں تھا۔

خواتین وحضرات

اس آیت سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ انسان قرآن پاک کو اردو ترجمے کے ذریعے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روشنی میں آ سکتا ہے۔ اور اندھیروں سے بچ سکتا ہے۔

سورہ طلاق۔ آیت 11 پارہ نمبر 28

اور کتنی ہی بستیاں ہیں۔ جنہوں نے اپنے رب اور اُس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو ہم نے اُن کا سخت حساب لے لیا۔ اور انہیں عذاب دیا۔ بہت برا عذاب۔

پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اے عقل والو۔ جو ایمان لائے ہو۔ بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک نصیحت نازل کی ہے۔

ایک ایسا رسول ﷺ جو تم کو واضح دلائل والی آیات سناتا ہے۔ تا کہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور صالح عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی یہ سب لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہترین رزق رکھا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے کہ وہ قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جائے اور اس روشنی میں وہ جو اعمال کرے گا وہ صالح اعمال ہونگے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں ہونگے اور ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں قرآن پاک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے ان جنتوں میں رہیں گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بڑی عزت والی روزی کا انتظام کیا ہوا ہے۔

رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنا رسول کی اطاعت ہے۔ جبکہ پہلی بستیوں والوں نے اللہ تعالیٰ اور رسولوں کی نافرمانی کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بستیوں والوں نے پیغام پہنچانے والے سے قبول نہ کیا۔ پیغام قبول کرنے والے اطیع اللہ واطیع الرسول والے ہوتے ہیں یعنی ایمان والے ہوتے ہیں۔ کیا ہم اطیع اللہ واطیع الرسول والے لوگ ہیں۔ پیغام قبول نہ کرنے والے اللہ اور رسول کے نافرمان ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے ہوتے ہیں۔

سورہ مائدہ۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی

اطاعت کرتے ہیں۔اورانہیں اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کرروشنی کی طرف لے جاتا ہےاورسیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کوروشنی اورواضح کتاب کہاجس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کوسلامتی کے راستے دکھاتا ہے جواللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کواللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہےجس سےلوگ اندھیروں سے نکل کرروشنی میں آکراللہ تعالیٰ کے سیدھےاستے کی ہدایت حاصل کرلیتے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیات 52اور53 پارہ نمبر5

اوراس طرح ہم نے اپنےحکم سےایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیاہےاو ایمان کیا ہے۔لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کوروشنی بنا دیا۔ہم اپنے غلاموں میں سےجس کوچاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اورآپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کررہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جوزمین اورآسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یادرکھوسارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ

کتاب اورایمان کیا ہوتا ہےمگرہم نے اس قرآن کوروشنی بنادیا۔اس روشنی کی وجہ سےایمان اورکتاب کوجانا۔

یعنی اب جوانسان نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی کتاب کا کیا مقصد ہوتا ہے۔وہ اس قرآن کی روشنی میں سمجھ جائے گا کہ ایمان کیا ہوتا ہےآپ نے غورکیا کہ ایمان کو جاننے کے لیےقرآن پاک کی روشنی بہت ضروری ہےاس کے بغیر ہم اندھیرے میں ہیں اوراندھیرے میں کسی چیز کونہیں سمجھا جاسکتا پھراللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم اپنے غلاموں سے میں جسے چاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اورآپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کررہے ہیں اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جوزمین اورآسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ تعلیم کتنی ضروری ہے جومردیاعورت پڑھے لکھے ہونگے تو وہ قرآن کی روشنی سے دیکھ سکیں گے ان پڑھ بندہ تو اندھوں کی طرح ہوتا ہے اس کے سامنے قرآن کی تحریر بے شک لکھی ہولیکن جب وہ پڑھ ہی نہیں سکتا سمجھ ہی نہیں سکتا تو قرآن کی روشنی میں ایمان کوکیسے جانے گا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرط لگائی ہے کہ قرآن سے پہلے آپ ﷺ ایمان کونہیں جانتے تھےاس کا مطلب ہے کہ ہرانسان کوایمان جاننے کے لیےقرآن پاک سے رجوع کرنا پڑے گا۔رسول ﷺ نے اسی قرآن کے ذریعے ہماری ہدایت کی۔یعنی رہنمائی کی۔جواللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

یہ آیات اُن تمام مفسروں اورتاریخ دانوں کے جھوٹ کا پردہ چاک کرتے ہیں۔جوقرآن پاک کی تفسیر اپنے بڑے بزرگوں کے نام سے کرتے ہیں۔اس طرح وہ ایمان کوکبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔اورنہ قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کوجان سکیں گے۔

آپ نے دیکھا کہ ہم تعلیم کے بغیرقرآن پاک کی روشنی سے مستفید نہیں ہوسکتے اورایمان کوہم نے قرآن پاک کی روشنی میں حاصل کرنا ہےاس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے ایک روح آپ کی طرف وحی کی اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا ہوتا ہےاس قرآن کے بعد آپ نے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کوروشنی بنادیا۔جس میں ایمان نظر آیا۔آپ ﷺ قرآن کے بغیر ایمان کونہیں پہچان سکتے۔توکیا ہم قرآن کوچھوڑ کرقرآن سے منہ موڑ کر اندھوں کی طرح صرف عربی پڑھتے رہیں اورقرآن کی روشنی میں ایمان کو سمجھیں ہی نہ تو کیا ہم ایمان والے بن سکتے ہیں ایمان کوسمجھ سکتے ہیں۔

سورہ انعام۔آیات 48 تا50۔پارہ7

اورہم تورسولوں کوصرف خوشخبری دینے اورڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں پھر جوکوئی ایمان لے آیا اوراپنی اصلاح کرلی توان پرکوئی خوف نہ ہوگا اورنہ وہ غمگین ہوں گے۔ اورجن لوگوں نے ہماری آیات کوجھٹلایا توان کی نافرمانی کی وجہ سےسخت عذاب دیا جائے گا۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اورنہ میں غیب جانتا ہوں اورنہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں توصرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جومجھ پروحی کیا جاتا ہےآپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اورآنکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں پھرکیا تم غورنہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسولوں کے بھیجنے کے مقصد کو بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جو ان باتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ لے کر آتے ہیں۔

پھر جو کوئی ایمان لے آئے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مان لے اور ان کی اطاعت کرے اور اپنی اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں کے لیے قیامت والے دن کوئی غم اور پریشانی نہیں ہے اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا انہیں نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نوٹ کیا کہ ان آیات میں ہمیں خوشخبری والی آیات اور ڈرانے والی دونوں باتیں بتادی گئی ہیں پھر دوسری مثال دی گئی خوشخبری حاصل کرنے والا آنکھوں والا اور نافرمان اندھا ہے۔

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ تو کیا ہم مسلم یعنی فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔ جس میں تم پڑھتے ہو۔ یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ یا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔ کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے۔ وہ تم کو ملے گی۔ ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔ اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔ اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔ کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب ہے۔ کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔ بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ صبر کریں۔ اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔ اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اگر آپ کے رب کا اُس پر فضل نہ ہوتا۔ تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔ اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔ پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔ اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔ جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔ تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگا دیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کے برے رویے پر رسول ﷺ کو سمجھا رہے ہیں۔ اور صبر کی تلقین کر رہے ہیں۔ اور رسول ﷺ کو اور ہمیں یونسؑ کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ جب وہ لوگوں کے برے رویے پر دل برداشتہ ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔ اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اگر آپ کے رب کا اُس پر فضل نہ ہوتا۔ تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔ اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔ پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔ اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ یونسؑ چونکہ معافی کی تسبیح کر رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل کر دیا۔ اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی ہوگا۔ کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ اور ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کر سکتا ہے۔ فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہاد مفسروں کی کتابیں ہیں۔ جس میں فرقہ پرستوں کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔ مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔ اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کسی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کریگا۔ اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ کرے گا۔ فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے رب نام نہاد مفسر ہیں۔ جو اس طرح کی غلط ملط کہانیاں ان کو سناتے رہتے ہیں۔ ان نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتابیں اپنے اپنے فرقے کو قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے دے رکھی ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے کا کام جاری ہے۔

ان نام نہاد مفسروں کی کیا حیثیت ہے۔کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔جو صرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے اور قسمیں ہوتیں ہیں۔جو یہ نام نہاد مفسر باتیں کرتے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔کہ انہوں نے بھی ان کو غیب کا علم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔نعوذ باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔اگر ایسا ہے۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لے آئیں ۔اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔پرہیز گار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فربردار لوگوں کا انجام ہوگا۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔فرقہ پرست جو قرآن پاک کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو کس طرح کا سجدہ کرتے ہیں۔جس میں الفاظ کے معنی کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔بغیر سمجھے کا سجدہ۔اصل دلی سجدے تو اپنے نام نہاد مفسر کو کرتے ہیں۔جن کی وہ ہر بات کو بغیر سوچے سمجھے قبول کرتے ہیں۔اور قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھتے ہیں۔اس کے علاوہ نام نہاد مفسر جیسے انہیں نماز سکھاتے ہیں۔ان کی مرضی کی ساری نماز پڑھتے ہیں۔کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مرضی کی نماز پڑھتے ہیں۔تمام فرقے والے دوسروں کی نماز کو غلط ثابت کرتے ہیں۔کیا ان کے نام نہاد مفسر کے کہنے سے ان کی نماز قبول ہو جائیگی۔وضو کا طریقہ یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔نماز کا طریقہ یہ مفسر بتاتے ہیں۔قرآن پاک کا مطلب یہ بتاتے ہیں ۔دنیا کے سارے کام یہ بتاتے ہیں پھر یہ دوسرے فرقے کے نام نہاد مفسروں کو قبول کیوں نہیں کرتے۔اُن کے پیچھے ان کی نماز کیوں نہیں ہوتی۔ان کے جنازے پڑھنے سے ان کے نکاح کیوں ٹوٹ جاتے ہیں۔اس لیے ان کی نماز نہیں ہوتی کہ وہ ان کے نام نہاد مفسر کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں ہوتی۔ان کے نکاح بھی اسی لیے ٹوٹتے ہیں۔کہ ان کا نام نہاد مفسر کہتا ہے۔کیا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسر کو رب نہیں بنایا۔جس طرح نام نہاد مفسر نکاح جوڑتا ہے۔پھر دوبارہ جڑ جاتا ہے۔یہ سارے کام ان فرقوں کے نام نہاد مفسر کرتے ہیں۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو چھوڑ کر ان نام نہاد مفسروں کی کتابیں پکڑ رکھی ہیں۔رسول ﷺ تو ان کے پاس غیب کا علم یعنی قرآن پاک لائے تھے۔جس میں سارے طریقے تھے۔یہ قرآن پاک کو پکڑ نہیں سکے۔کیا رسول ﷺ نے ان سے کوئی اجر یعنی پیسے مانگ لیے ہیں۔یا اس کے بدلے میں کوئی تاوان مانگ لیا تھا۔کہ قرآن پاک ان کی دسترس سے باہر ہو گیا تھا۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔کہ لوگوں کے برے رویے پر صبر کریں۔اور یونسؑ کی طرح بے صبرے نہ ہوں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔اور پھر ان کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور کس طرح کوشش کریں گے کہ آپ کے قدم ڈگمگا دیں۔کافروں کا یہ رویہ رسول ﷺ کے ساتھ تھا اور آج بھی یہی رویہ فرقہ پرستوں کا قرآن پاک کے ساتھ ہے۔یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔اور اپنے ساتھ وفا چاہتے ہیں۔ اور فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے نام نہاد مفسر کے وفادار بنے ہوئے ہیں۔اور ان کی کتابوں کو تھامے ہوئے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سے بے وفائی کر رہے ہیں یاد رکھو اللہ تعالیٰ ایک ہے۔اور کتاب بھی ایک ہے۔اور بس۔رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات دیکھ کر فرقہ پرست ان کو جھٹلانے کے لیے تڑپ تڑپ جاتے ہیں۔کان کھول کر سن لو۔ایسے تمام لوگوں کو جواب ہے۔یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔اور یہ کسی نام نہاد مفسروں کے باپ دادے کی جاگیر نہیں ہے۔کہ ان کے غلط تفسیریں ہم پر مسلط کی جائیں۔

سورہ مریم آیات 75 تا 86 پارہ 16

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ جو گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔رحمٰن اسے ایک مدت تک مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے۔جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب کو دیکھ لیں گے۔یا قیامت کو تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔کہ مکان کے لحاظ سے کون زیادہ بری حالت میں ہے۔اور کس کا لشکر کمزور ہے،اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی۔انہیں ہدایت میں۔اور صالح اعمال باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔کیا آپ نے دیکھا ہے۔وہ جس نے

ہماری آیات کا کفر کیا ہے۔اور کہتا ہے۔کہ مجھے مال ااور اولا د دی جاے گی۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھ آیا ہے۔یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے۔ہم اسے لکھ لیں گے۔اور اس کے لیے عذاب لمبا بڑھا دیں گے۔اور ہم وارث ہوں گے۔اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لیے ۔تا کہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔کیا آپ نے نہیں دیکھا۔کہ بے شک ہم نے شیطان کافروں پر چھوڑ رکھے ہیں۔تا کہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمان کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایک قسم گمراہ لوگوں کی ہے۔ دوسری قسم پرہیز گار لوگوں کی ہے۔گمراہ کا مطلب ہے۔قرآن پاک سے بے خبر ہونا۔یعنی وہ لوگ جو رسول ﷺ کے ذریعے لائے گئے قرآن پاک سے پاک نہیں ہوتے۔یعنی اپنی اصلاح نہیں کرتے۔وہ گمراہ ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔یہ لوگ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگ ہیں۔فرقہ پرستوں نے نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا ہے۔اور یہ اکیلے اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لیے۔تا کہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔بے شک اللہ تعالیٰ نے شیطان کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر چھوڑ رکھے ہیں۔تا کہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔جس دن پرہیز گار یعنی قرآن پاک کے ذریعے پاک ہونے والوں یعنی اصلاح کرنے والے رحمان کے پاس مہمان بن کر آئیں گے ۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکا جائے گا۔

کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں نے اپنے بخشش کے لیے کہانیاں بنا رکھی ہیں۔غیب کا علم اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرست کہتے ہیں کہ مجھے مال ااور اولا د دی جاے گی۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھ آیا ہے۔یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے۔ہم اسے لکھ لیں گے۔اور اس کے لیے عذاب لمبا بڑھا دیں گے۔اور ہم وارث ہوں گے۔اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔

اللہ تعالیٰ غیب کا علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ساتھ قرآن پاک میں تو ایسا کوئی وعدہ نہیں ہے۔یہ جو باتیں بناتے ہیں۔کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھ آئے ہیں۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔پرہیز گار یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل کی۔انہیں ہدایت میں اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔اور صالح اعمال باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔پرہیز گار یعنی قرآن پاک کے ذریعے پاک ہونے والوں یعنی اصلاح کرنے والے رحمان کے پاس مہمان بن کر آئیں گے۔اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکا جائے گا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے والے لوگوں کا مقام دیکھتے ہیں۔۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔اور اس کی اطاعت نہ کرو۔جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔تو یقیناً ہم عمل ضائع نہیں کرتے۔جس نے اچھا عمل کیا ہوگا۔ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔خوب ثواب ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ پیار کا اظہار کرر ہے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے خطاب کرر ہے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائیش کے طالب ہوجاؤ۔ان آیات میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اورا کی اطاعت کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کے عذاب کا ذکر ہے۔آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔ بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔ہمیں یادرکھنا چاہیے کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے ہی ظالم ہیں۔یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ان آیات میں کافر یعنی ظالم کا مستقبل دکھایا گیا ہے۔

سورہ سجدہ آیات 11 تا 16 پارہ 21

کہہ دو کہ موت کا فرشتہ تم پر مقرر ہے۔ پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔کاش آپ دیکھیں جب مجرم اپنے رب کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہونگے۔۔اور کہیں گے۔اے ہمارے رب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اور سن لیا لہذا تو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم صالح عمل کریں اب ہمیں یقین آ گیا ہے۔

اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔لیکن میری بات پوری ہو کے رہی۔کہ میں جہنم کو انسانوں اور جنات سے بھردوں گا بس اب مزہ چکھو۔جو تم نے اس دن کو بھلا دیا تھا اب ہم نے تم کو بھلا دیا ہے اور جو کچھ تم کرتے رہے۔ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں۔کہ جب انہیں ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ سجدے میں چلے جاتے ہیں۔اور اپنے رب کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات

قیامت والے دن یہ حال اللہ تعالیٰ کے مجرموں یعنی فرقہ پرستوں کا حال ہوگا۔جو سر جھکائے ندامت سے کھڑے ہوں گے۔یہ تکبر والے لوگ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اور سن لیا لہذا تو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم صالح عمل کریں اب ہمیں یقین آ گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جواب دیں گے۔اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔لیکن میری بات پوری ہو کے رہی۔کہ میں جہنم کو انسانوں اور جنات سے بھردوں گا بس اب مزہ چکھو۔جو تم نے اس دن کو بھلا دیا تھا اب ہم نے تم کو بھلا دیا ہے اور جو کچھ تم کرتے رہے۔ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں۔کہ جب انہیں ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ سجدے میں چلے جاتے ہیں۔اور اپنے رب کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات

ایمان والے تو اللہ تعالیٰ کی آیات سنکر تو سجدہ کرلیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔اور ہدایت حاصل کرتے ہیں

سورہ روم آیات 44 تا 45 پارہ 21

جس نے کفر کیا۔تو اس کا کفر اسی پر ہے۔ااور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کرر ہے ہیں۔تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے بدلہ دے۔جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔جس نے کفر کیا۔ یعنی فرقہ بنایا۔تو اس کا کفر اسی پر ہے۔ااور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کرر ہے ہیں۔تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے بدلہ دے۔جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔یادرہے کہ صالح عمل قرآن پاک کی روشنی میں کرنے والے اعمال کا نام ہے

سورہ البقرہ آیت 81 پارہ 1

اور جو لوگ ایمان لاکر صالح اعمال کرتے رہے۔یہی لوگ جنتی ہیں۔۔اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب ہے سورہ محمد آیات 2 تا 3 کے مطابق قرآن پاک کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت کرنا ایسے لوگوں کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیں گے۔ان کی حالت درست کر دیں گے۔ان کے اعمال صالح اعمال ہیں۔اُن کے لیے باغ ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔کیونکہ ان کے اعمال قرآن پاک کے مطابق ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ نمبر 6

جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔تو ایسے ہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

خواتین و حضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اوراس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کو صالح اعمال کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کا بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے۔اور جنہوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیا تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔

سورہ الذاریات آیات 51 تا 56 پارہ 27

بس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔ بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ۔ بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا۔تو انہوں نے اس کو جادوگر اور دیوانہ کہا۔کیا وہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں۔ بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں۔آپ ﷺ ان لوگوں سے منہ پھیر لیجیے۔آپ ﷺ پر کوئی الزام نہیں ہے۔اور نصیحت کرتے رہیے۔ بیشک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

خواتین و حضرات

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا۔میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔ مگر ہم لوگوں نے رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا ہے۔کہ وہ رسول کی لائی ہوئی وحی کو قبول نہیں کرتے۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جاتا ہے۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہی حال ہم لوگوں کا بھی ہے۔ہم نے فرقوں کی نظر سے قرآن کو نہیں سمجھنا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو سچ سمجھنا ہے۔اور رسول ﷺ نے جو قرآن پاک ہمیں دیا ہے۔اُس نصیحت کو گلے سے لگانا ہے اس کو کہتے ہیں اطیع اللہ وا طیع الرسول۔اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سرکش لوگوں سے رسول ﷺ کو منہ پھیر لینے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لگتا ہے لوگ اس طرح ایک دوسرے وصیت کرتے چلے آ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کرنا۔اور اس طرح جب بھی کوئی رسول اللہ کا پیغام لایا۔تو لوگوں نے اُسے جادوگر یا مجنوں کہا۔

خواتین و حضرات

آج بھی جو قرآن کی بات کرتا ہے۔تو لوگ اُسے دیوانہ سمجھتے ہیں۔تو جو بھی قرآن پاک کی بات کو رد کرے ۔آپ نے کسی کی بات نہیں ماننی۔ بلکہ اُٹھیں اور خود قرآن پاک کھولیں اور اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا سچ دیکھیں ورنہ فرقہ والے آپ کو نہ دنیا کا رہنے دیں گے اور نہ آخرت کے قابل۔

سورہ نمل آیت 59 پارہ 19

آپ ﷺ کہہ دو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اور سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اور سلام ہو اللہ تعالیٰ کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے اُن غلاموں پر سلام بھیج رہے ہیں۔جنہیں اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔وہ چنے ہوئے لوگ

ہوتے ہیں۔کیونکہ دوسرے لوگ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی بھی غلامی کرتے ہیں اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

سورہ الذاریات آیت 56 پارہ 27

اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری غلامی کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ہی مقصد ہے۔کہ جن اور انسان صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں۔

خواتین وحضرات!

اس کتاب کو لکھنے کو مقصد یہ ہے۔کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ ایک انسان جو اللہ تعالیٰ کا زکر کثرت سے کرتا ہے۔اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی کی تسبیح کرتا ہے ۔وہ اللہ تعالیٰ کو کتنا پیارا ہوجاتا ہے۔انسان اس بارے میں جانتا ہی نہیں ہے کہ ایسے انسان سے اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ایسے لوگوں کے گناہ معاف کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کیا انتظام کرتے ہیں۔یہ سلوک قرآن پاک سے دکھاؤں گی

خواتین وحضرات!

جب بھی تسبیح کریں اپنی مادری زبان اور سلجھی ہوئی زبان میں کریں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ساری زبانیں آتیں ہیں اگر عربی میں کرنا چاہیں تو اس کا مطلب آپ کو بھی آنا چاہیے ۔اس مطلب میں غور کریں۔تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک ایسا انسان بنا دے۔جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود یعنی رحمت بھیجتے ہیں۔

سورہ احزاب آیات 41 تا 44۔پارہ نمبر 22

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو وہی تو ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ وہ لوگ جو ایمان والے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں یعنی ان تین خصوصیات والے لوگوں کے جواب میں یا ان تین کاموں والے کے جواب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔کہ یہ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور روشنی میں آئے ہوئے لوگ جب اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا استقبال سلام سے کرے گا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔آئیں ان آیات میں غور کرتے ہیں۔یاد رہے کہ روشنی قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

وہ لوگ جو ایمان لائے ایمان والوں کو دیکھیں سورۃ محمد کی پہلی تین آیات کے مطابق وہ لوگ جو قرآن کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ لوگ ایمان والے ہیں ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کی صبح وشام تسبیح کرتے ہیں تو اللہ اور اس کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں کہ ان پر قرآن پاک روشنی کی طرح واضح ہوجائے اور جب یہ قرآن ان پر روشنی کی طرح واضح ہوجاتا ہے تو یہی لوگ ہیں جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور نعمتوں بھری جنت میں ٹھکانہ دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کی روشنی دے۔آمین ثم آمین

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔اُن کے رب کی اجازت سے۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے پر لاؤ۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے پر لاؤ۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔

اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ زرا آیت میں غور کریں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے جو لوگ روشنی میں آجائیں گے۔ یعنی قرآن پاک کی طرف آجائیں گے۔ وہ ایسے لوگ ہیں۔ جن کی بخشش کے لیے وہ فرشتے دعا مانگتے ہیں۔ جو فرشتے عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے اردگرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ روشنی والے لوگوں کے لیے اوران کی اولاد کے لیے دعا مانگتے ہیں۔ آئیں وہ دعا دیکھتے ہیں۔

سورہ مؤمن۔ آیات 7 تا 9۔ پارہ 24

وہ فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے اردگرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیے معافی مانگتے رہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے پس معاف کردے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اطاعت کی ہے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان والدین کو اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں۔ تو بلاشبہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور بچادے ان کو برائیوں سے جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا یہی بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرشتے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک مکمل درخواست پیش کرتے رہتے ہیں صرف ان لوگوں کیلئے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے کی اطاعت کی ہے آج ہم دیکھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں وہ راستہ تلاش کر کے ہم بھی اختیار کریں گے تاکہ ہمارا شمار بھی ان خوش نصیب لوگوں میں ہو جن کیلئے فرشتے ہر وقت دعا کرتے رہے ہیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کو مضبوطی سے پکڑیں گے تاکہ فرشتوں کی دعا میں ہمارا نام شامل ہو جن کی کامیابی کی گارنٹی اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس بات کا جواب تلاش کرتے ہیں۔ سوال تھا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29 میں اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔ آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ' دہر'' آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرشتے ایمان والوں کے لیے دعا مانگتے ہیں یعنی ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے لیے فرشتے دعا مانگتے ہیں۔ اور قیامت تک ایمان والوں کے لیے مانگتے رہیں گے۔

کہ اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے پس معاف کردے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اطاعت کی ہے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان والدین کو اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں۔ تو بلاشبہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور بچادے ان کو برائیوں سے جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا یہی بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ ہمارا نام بھی ان لوگوں میں شامل کرے۔ آمین ثم آمین۔

خواتین وحضرات!

قیامت والے دن لوگ کیا منظر دیکھیں گے۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیت 75 پارہ 24

اور آپ دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہوں گے،اور لوگوں کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔اور کہا جائیگا۔کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ وہ منظر ہے۔جو قیامت برپا ہونے پر لوگ دیکھیں گے۔کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہوں گے،اور لوگوں کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔اور کہا جائیگا۔کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو سورہ فاتحہ میں دعا سکھائی۔اے اللہ ہمیں سیدھے راتے کی ہدایت دے اُن لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا اور جو گمراہ نہیں تھے۔

خواتین وحضرات

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ اپنا انعام کرتے ہیں۔یعنی جو صالح اعمال والے لوگ ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں کی تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ نساء آیت 69 تا 70 پارہ 5

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ خوب علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے گا۔تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ خوب علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں ان لوگوں کی تفصیل زرا قرآن پاک سے دیکھ لیتے ہیں۔کہ یہ انعام والے لوگ کون سے لوگ ہیں۔

سورہ مریم 58 تا 63 پارہ 16

یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے انعام کیا۔اور آدم کی اولاد میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا۔اور ابراہیمؑ اور اسرائیل کی اولاد میں سے جنہیں ہم نے ہدایت یعنی کتاب دی اور چن لیا۔جب ان کے سامنے رحمان کی آیات پڑھی جاتی تھیں۔تو وہ سجدے میں گر جاتے تھے۔اور روتے تھے۔پھر ان کے بعد ان کے نالائق جانشین ہوئے۔جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔اور خواہشات کی اطاعت کرنے لگے۔پس وہ گمراہی کی سزا بہت جلد پائیں گے۔سوائے اس کے جو ایمان لے آئے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ہمیشہ کے رہنے والے باغات میں جن کا وعدہ رحمان نے اپنے غلاموں سے غیب کا کیا ہے۔بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔وہاں کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔سوائے سلام کے۔ان کو وہاں روزی صبح اور شام ملتی رہے گی۔یہ وہ جنت ہے۔جس کا وارث ہم اپنے غلاموں میں سے اسے بنائیں گے۔جو پرہیزگار ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں وہ لوگ دکھا رہے ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا۔ان میں پہلے تمام نبی آتے ہیں۔پھر وہ لوگ جو نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔اس کے علاوہ جن کو کتاب دی گئی۔اور ان میں وہ لوگ شامل ہیں۔جو ایمان لا کر صالح عمل کریں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت یعنی کتاب پر ہوتے ہیں

۔یہی چنے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔آج ہم اپنی ہدایت کوقرآن پاک سے دیکھیں گے۔سمجھیں گے۔اور ہدایت اختیار کریں گے۔تاکہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو۔جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیا۔جو جنت میں جائیں گے۔یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اوران پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ ہمیشہ کے رہنے والے باغات میں جن کا وعدہ رحمان نے اپنے غلاموں سے غیب کا کیا ہے۔بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ ۔وہاں کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔سوائے سلام کے۔ان کو وہاں روزی صبح اور شام ملتی رہے گی۔یہ وہ جنت ہے۔جس کا وارث ہم اپنے غلاموں میں سے اسے بنائیں گے۔جو پرہیز گار ہو۔

سورہ انعام آیات 84 تا92 پارہ7

اورہم نے اس کواسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوران سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اورانکی اُولاد میں داؤاور سلیمان اورایوب اور یوسف اورموسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوراس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اوورزکریا اوریحیٰ اورعیسیٰ او رالیاس اورلوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوران سب کو ہم نے تمام جہان والوں پرفضیلت دی۔

اوران کے باپ دادااوراولاداور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا۔اوران کوسیدھے راستے کی ہدایت دی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہےاس کے زریعے ہدایت دیتاہے۔اوراگر یہ لوگ شرک کرتے توان کے اعمال ضائع ہوجاتے۔

یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اورنبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کردیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔

تو یہی لوگ ہیں۔جن کواللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جوموسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔جوموسیٰ لے کرآئے تھے۔جولوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنادیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اوراس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تاکہ آپ مکہ والوں اورآس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں ۔اوروہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اوراپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اوراللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اورزیادہ چھپایا جاتا ہے۔یعنی لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ڈرامے کرتے ہیں۔مذاق کرتے ہیں۔تھوڑا سا دکھاتے ہیں اورزیادہ چھپاتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں ۔

سورہ نساء آیت 140 پارہ5

۔اوروہ کتاب میں یہ حکم نازل کرچکا ہے۔کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی اوراس کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔تواُن کے ساتھ نہ بیٹھو ورنہ تم بھی ان جیسے ہوجاؤ گے۔حتیٰ کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوجائیں۔بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اورکافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کو کافر اورمنافق کہا گیا ہے۔یہ فرقہ پرست وہ لوگ ہیں۔کہ جب تم سنو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی اوراس کا مذاق اُڑا رہے ہیں۔تواُن کے ساتھ نہ بیٹھو ورنہ تم بھی ان جیسے ہوجاؤ گے۔حتیٰ کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوجائیں۔بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ حکم اللہ تعالیٰ ہمارے لیے قرآن پاک میں نازل کر چکا ہے۔

خواتین وحضرات

اگر کوئی اپنے فرقے یعنی کفر سے توبہ کرلے اور ایمان لے آئے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔

سورہ فرقان۔آیات 70 تا 73۔پارہ نمبر 19

مگر جو کوئی توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بات کر رہے ہیں۔جو توبہ کرنے والے ہیں۔یعنی ہر قسم کی فرقہ پرستی سے توبہ کر کے ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

اللہ تعالیٰ ان سے کہہ رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو توبہ کر لیتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آ جاتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کے ذریعے رجوع کر لیتے ہیں۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جو کوئی توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔

تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح رویہ رکھتے ہوں کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس میں غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

خواتین وحضرات!

جیسا کہ نام نہاد مفسروں نے ادھوری آیات سے لوگوں کو بے وقوف بنایا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔جس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی۔کہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں لوگوں کو کفر یعنی فرقہ پرستی پر لگا دیا گیا۔اور لوگوں کو قرآن پاک میں غور کرنے سے دور کر دیا گیا۔یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔

سورہ کہف آیت 110 پارہ 16

آپ ﷺ کہہ دو کہ بیشک میں تم جیسا انسان ہوں۔میری طرف وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک معبود ہے۔تو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو۔اسے چاہیے۔کہ وہ صالح عمل کرے۔اور اپنے رب کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے ہمیں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے کے اعمال صالح اعمال ہوتے ہیں۔

اگر آپ نے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا اور اللہ تعالیٰ کی غلامی نہ کی اور اپنے فرقہ پرستوں کی غلامی کی۔یعنی فرقے بنائے۔تو رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ فرقہ پرست رسول ﷺ کی غلامی

سکھاتے ہیں اگر آپ نے ان کی غلامی کی ۔تو آپ نے شرک کیا۔مشرک ہو گئے ۔جیسا کہ انہوں نے خود بھی کیا ۔اللہ تعالیٰ وہ زات ہے جو ہمیں موت دیتا ہے جو ہمیں پیدا کرتا ہے۔اور جس سے ہم نے لازمی ملاقات کرنی ہے ۔ہمیں چاہیے کہ ہم صالح اعمال کریں۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کریں۔ جس طرح پہلے لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو اپنا رب بنالیا تھا اسی طرح ہم نے حدیث کو وحی کے برابر کر کے شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں اور اس غلامی میں کسی کو شریک نہ کریں۔

یاد رکھیں کہ قیامت والے دن آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔جن کو آج آپ نے قرآن پاک کے برابر کیا ہوا ہے۔آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ النسا۔آیت 40 تا 42۔پارہ نمبر 5

بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کسی نے نیکی کی ہو گئی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا پھر کیا ہو گا اس دن جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ ﷺ کو ان پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہو گا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہو گی وہ اس دن تمنا کریں گے ۔کہ کاش ان پر زمین ہموار کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس دن پھر کیا ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی پیغمبرؑ لائیں گے۔اور ہم پر گواہی دینے کیلئے آپ ﷺ کو ہم پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہو گا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہو گی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔اور اُس دن وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی یہ ہے کہ کفر کیا جائے۔یعنی فرقے بنائیں جائیں۔آحاطہ کتاب یعنی کتاب کے آخر میں دیکھیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ ہیں۔

سورہ توبہ آیت 31 پارہ 11

اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا تھا۔اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھی۔اور انہیں صرف اس قدر حکم دیا گیا تھا۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ غلامی کرو ۔کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہ پاک ہے ان چیزوں سے جنہیں یہ لوگ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قوم کو بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا گیا تھا۔مگر انہوں اپنے عالموں اور درویشوں اور حضرت عیسیٰؑ کو اپنا رب بنالیا تھا حالانکہ ان کو صرف ایک بات کا حکم دیا گیا تھا۔کہ صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔مگر انہوں نے بھی ہماری طرح اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا تھا۔اور حضرت عیسیٰ کو بھی۔ہم نے رسول کی اطاعت کی آڑ میں نام نہاد مفسروں کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔اور یہ فرقہ پرست ہمیں رسول ﷺ کی اطاعت کا درس اس طرح دیتے ہیں۔اور بقول ان کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت ایک ہی بات ہے۔کیا دونوں ہی اللہ تعالیٰ ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا۔اس طرح نام نہاد مفسروں کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔ان کے عالموں اور درویشوں نے لوگوں کو شرک پر لگایا چونکہ لوگوں نے ان کی بات کو مانا اس طرح شرک کا ارتکاب ہوا۔جبکہ عیسیٰؑ نے انہیں ایک اللہ کی غلامی کا درس دیا تھا۔جس طرح ہمیں رسول ﷺ نے ایک اللہ کی غلامی کا درس دیا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے لوگوں

کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام دیا۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔تمھارا ایک ہی معبود ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ۔یعنی ایک زات ہی ایسی ہے جس کی غلامی کی جاسکتی ہے۔پھر تم کیا اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں کو برابر بتا دیا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔یعنی قیامت تک آنے والے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔رسول ﷺ ایک ایک انسان کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں۔اب اگر کوئی ان کے پیغام کو قبول نہیں کرتا۔اور صالح عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان کی رحمت سے محروم رہ جائیگا۔یعنی کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قبول نہیں کرتا۔تو وہ اس رحمت سے محروم رہ جائے گا۔

سورہ نساء آیات 172 تا 173 پارہ 6

پھر جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔تو اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا اجر دے گا۔اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا۔اور غرور کیا وہ انہیں دردناک سزا دے گا۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیے۔ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو یہی صالح اعمال ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا اجر دے گا۔بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔

سورہ البقرہ آیت 81 پارہ 1

اور جو لوگ ایمان لا کر صالح اعمال کرتے رہے۔یہی لوگ جنتی ہیں۔۔اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب ہے سورہ محمد آیات 2 تا 3 کے مطابق قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا ایسے لوگوں کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیں گے۔ان کی حالت درست کر دیں گے۔ان کے اعمال صالح اعمال ہیں۔اُن کے لیے باغ ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔کیونکہ ان کے اعمال قرآن پاک کے مطابق ہیں۔

سوہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ نمبر 6

جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔تو ایسے ہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کو صالح اعمال کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے۔اور جنہوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیا تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔

سورہ الذاریات آیات 51 تا 56 پارہ 27

بس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا۔بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ

کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا۔تو انہوں نے اس کو جادوگر اور دیوانہ کہا۔کیا وہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں۔بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں۔آپ ﷺ ان لوگوں سے منہ پھیر لیجیے۔آپ ﷺ پر کوئی الزام نہیں ہے۔اور نصیحت کرتے رہیے۔بیشک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا۔میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔ مگر ہم لوگوں نے رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا ہے۔کہ وہ رسول کی لائی ہوئی وحی کو قبول نہیں کرتے۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہی حال ہم لوگوں کا بھی ہے۔ہم نے فرقوں کی نظر سے قرآن کو نہیں سمجھنا۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو سچ سمجھنا ہے۔اور رسول ﷺ نے جو قرآن پاک ہمیں دیا ہے۔اُس نصیحت کو گلے سے لگانا ہے اس کو کہتے ہیں اطیع اللہ وا طیع الرسول۔اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سرکش لوگوں سے رسول ﷺ کو منہ پھیر لینے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لگتا ہے لوگ اس طرح ایک دوسرے وصیت کرتے چلے آرہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کرنا۔اور اس طرح جب بھی کوئی رسول اللہ کا پیغام لایا۔تو لوگوں نے اُسے جادوگر یا مجنوں کہا۔

خواتین وحضرات

آج بھی جو قرآن کی بات کرتا ہے۔تو لوگ اُسے دیوانہ سمجھتے ہیں۔تو جو بھی قرآن پاک کی بات کو رد کرے ۔آپ نے کسی کی بات نہیں ماننی۔بلکہ اُٹھیں اور خود قرآن پاک کھولیں اور اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا سچ دیکھیں ورنہ فرقہ والے آپ کو نہ دنیا کا رہنے دیں گے اور نہ آخرت کے قابل۔

خواتین وحضرات

ہم اللہ تعالیٰ کی طرف صرف صالح اعمال کے زریعے دوڑ سکتے ہیں۔آئیں ان آیات کو دیکھتے ہیں۔

سورہ روم آیات 40 تا 45 پارہ 21

اللہ تعالیٰ ہی ہے۔جس نے تمھیں پیدا کیا۔پھر تم کو روزی دی۔پھر تم کو موت دے گا۔پھر وہ زندہ کریگا۔تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے ۔جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اور اس سے برتر ہے۔جو وہ شریک بناتے ہیں۔خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے۔اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھا دے۔تا کہ وہ رجوع کریں۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو۔کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔ان میں سے اکثر مشرک تھے۔اپنا رخ سیدھا دین کی طرف رکھیے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہو گا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہو گا اور جس نے صالح عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تا کہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ مشرکوں سے یعنی فرقہ پرستوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ان سے شرک کی وجہ پوچھ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے۔جس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ پھر تم کو روزی دی۔پھر تم کو موت دیگا۔پھر تم کو زندہ کریگا۔تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے۔جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اور اس سے برتر ہے۔جو وہ شریک بناتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جو کچھ ان مشرکوں نے یعنی فرقہ پرستوں نے جو کچھ کیا ہے۔اس کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے۔اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھا دے۔تا کہ وہ رجوع کریں۔پھر آپ ﷺ ان مشرکوں سے کہتے ہیں۔کہ زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو۔کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔

پھر رسول ﷺ ان آیات میں شرک سے پاک دین سکھا رہے ہیں ۔کہ آپ اپنا رخ سیدھا دین کی طرف رکھیے کہ اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہو گا یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہے اور جس نے قرآن پاک روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ

کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورہ فاطر۔آیت 37۔پارہ 22

وہ فریاد کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال تاکہ ہم صالح عمل کریں نہ وہ جو ہم پہلے کرتے تھے کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو حاصل کرسکتا تھا اور تمہارے پاس خبردار والا بھی آیا اب عذاب چکھو۔ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دوزخ میں پڑے لوگوں کی فریاد پچھتاوہ دکھایا گیا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دوزخ سے نکال اب صالح عمل کریں گے۔یعنی پہلی والی حرکتیں نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ جواب میں کہے گا کہ کیا تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں نصیحت حاصل کرسکتا تھا اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا بھی آیا اب عذاب چکھو ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہے۔

سورہ محمد۔آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کردے گا اور ان کا حال درست کردے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کردیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کردے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک بیان کردیا تاکہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

قصہ مختصر یہ ہے۔کہ قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کرنے والے کے اعمال صالح ہیں۔جبکہ فرقے کی اطاعت کرنے والے کے اعمال جھوٹے ہیں۔اس لیے کفر والے یعنی فرقہ پرست کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کردیں گے۔جبکہ ایمان والے کے گناہ معاف کرکے اللہ تعالیٰ اس کی حالت درست کردیں گے۔

سورہ یونس آیت 9 تا 10 پارہ 11

بیشک جو لوگ ایمان لائے۔اور انہوں صالح عمل کئے۔ان کا رب ان کو ایمان کی وجہ سے ہدایت کرے گا۔جنت میں ان کے لیے نہریں جاری ہونگی وہاں ان کی پکار ہوگی۔اے اللہ تیری زات پاک ہے۔اور ان کی باہمی دعا ہوگی۔سلام۔اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں صرف ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کریگا۔اور یہی لوگ جنت میں جائیں گے۔

ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ مانتے ہوں گے اور اس کی اطاعت کرتے ہوں گے۔صرف اللہ تعالیٰ ان کو ایمان کی ہدایت کریں گے۔اور یہی لوگ جنت میں جائیں گے۔

۔یہی لوگ جنت میں داخل ہونے پر بھی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جو سارے جہانوں کا

رب ہے۔

سورہ فرقان۔آیات 70 تا73۔پارہ نمبر19

مگر جو کوئی توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بات کر رہے ہیں۔جو توبہ کرنے والے ہیں۔یعنی ہر قسم کی فرقہ پرستی سے توبہ کر کے ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

اللہ تعالیٰ ان سے کہہ رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو توبہ کر لیتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آجاتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کے زریعے رجوع کر لیتے ہیں۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جو کوئی توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔

تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح رویہ رکھتے ہوں کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس میں غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

خواتین وحضرات!

جیسا کہ نام نہاد مفسروں نے ادھوری آیات سے لوگوں کو بے وقوف بنایا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔جس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی ۔کہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں لوگوں کو کفر یعنی فرقہ پرستی پر لگا دیا گیا۔اور لوگوں کو قرآن پاک میں غور کرنے سے دور کر دیا گیا۔یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔اور فرقہ پرست لوگوں کے خون کے پیاسے ہو چکے ہیں۔

سورہ نساء آیت 69 تا 70 پارہ5

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ خوب علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے گا۔تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ خوب علم رکھنے والا ہے۔

سورہ حٰم السجدہ آیت 33 پارہ24

اوراُس سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے۔جواللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور صالح عمل کرے اور کہے کہ میں مسلم ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اوراُس سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے۔جواللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور صالح عمل کرے اور کہے کہ میں مسلم ہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہوں۔

خواتین وحضرات!

میں نے بھی آپ سب کواللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔میں صالح عمل کرتی ہوں یعنی قرآن پاک کو سچ مانتی اوراس کی اطاعت کرتی ہوں۔یعنی مسلم ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہوں۔اس لیے میرے سے اچھی بات کسی دوسرے کی نہیں ہوسکتی۔انشاءاللہ

سورہ حم السجدہ آیت 46 پارہ24

جوکوئی صالح عمل کریگا۔تواپنے لیے ہی کرے گا۔اورجس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔اورآپ کا رب اپنے غلاموں پرظلم کرنے والا نہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔جوکوئی صالح عمل کریگا۔تواپنے لیے ہی کرے گا۔اورجس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔اورآپ کا رب اپنے غلاموں پرظلم کرنے والا نہیں۔

قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام رسول ﷺ کا خطاب

سورہ اعراف۔آیات 196 تا199۔پارہ9

اور بے شک میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام صالحوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد کرسکتے ہیں اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ نہیں سنتے اور آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے بس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جو انسان کی رہنمائی کیلئے کتاب نازل کرتا ہے اور وہی تمام صالحوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ کوئی بھی اختیار نہیں رکھتے اپنی ذات کیلئے بھی کوئی اختیار نہیں رکھتے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر آپ ﷺ لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ نہیں سنتے اور آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے بس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

سورہ فاطر آیات 5 تا8 پارہ22

اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔اور تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔اے لوگو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔شیطان تمھیں دنیا کی زندگی میں تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔اور نہ تمھیں دھوکے باز اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے۔بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے۔پس تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔وہ تو اپنی پارٹی کی طرف بلاتا ہے۔تاکہ وہ سب جہنمی ہوجائیں۔وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔اُن کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔پھر کیا جس کے بُرے اعمال اُسے خوبصورت بنا کر دکھائے جارہے ہوں۔اور وہ انہیں اچھا سمجھے۔بے شک االلہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔گمراہ کرتا ہے۔اور جسے چاہتا ہے۔ہدایت دیتا ہے۔پس آپ ﷺ ان پر حسرت کے مارے جان نہ دے دیں۔بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کئے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہے ۔کیونکہ یہ لوگ دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن گئے ہیں۔اور دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو ان سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ آپ ﷺ حسرت کے مارے ان لوگوں پر غم کے مارے جان نہ دے دیں۔بے شک جو وہ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔دوسری قسم کے لوگ ایمان والے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اور صالح عمل کرتے ہیں۔ایمان والوں کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

سورہ عصر آیات 1 تا 3 پارہ 30

قسم ہے زمانے کی کہ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔اور ایک دوسرے کو سچ کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ زمانے کی قسم! کہ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔مگر وہ لوگ نقصان میں نہیں ہیں۔جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔قرآن پاک کے مطابق عمل کئے۔اور ایک دوسرے کو سچ کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے۔کہ زمانہ چاہے کوئی بھی ہو۔چاہے وہ عیسیٰؑ کے زمانے کے لوگ ہوں یا آدمؑ کے زمانے کے لوگ ہوں۔یا قیامت کے قریب کوئی لوگ ہوں اُن لوگوں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔جو ایمان والے ہوں گے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہوں گے ۔ایسے لوگ کسی بھی دور میں ہوں۔یہ لوگ نقصان میں نہیں ہوں گے۔جبکہ اس کے علاوہ ہر دور کے لوگ نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔کیونک وہ فرقہ پرست لوگ ہوں گے۔یعنی کافر لوگ ہوں گے۔یعنی کسی نہ کسی فرقے پر ہوں گے۔مگر اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب پر نہیں ہوں گے۔

سورہ النساء آیت 47 پارہ 5

اے لوگو جو کتاب تمھیں دی گئی ہے! جو کتاب قرآن ہم نے نازل کیا ہے۔جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔جو تمہارے پاس موجود ہیں۔تو تم اس کتاب پر ایمان لے آؤ۔اس وقت سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں جیسے اہل بست والوں پر کی تھی۔اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ تمام کتاب والوں سے کہہ رہے ہیں۔کہ اس قرآن پاک پر ایمان لے آؤ۔یعنی اس کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے۔جیسے بست والے لوگوں پر آیا تھا۔یا تمہارے چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دے۔

خواتین و حضرات!

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔اس پیغام میں ہم لوگ بھی شامل ہیں۔

سورہ البلد آیات 1 تا 20 پارہ 30

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اس شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت کی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے نہیں دیکھا۔کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے۔اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔مگر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔اور آپکو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔کسی کو غلامی سے چھڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا۔یتیموں کو جو رشتہ دار بھی ہو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا۔پھر وہ

ایمان لانے والوں میں شامل ہو۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کرتے ہوں۔یہ لوگ دائیں جانب والے ہیں۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا وہ بائیں باز و والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں میں شامل ہونا یعنی دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کرنے والے لوگ دائیں جانب والے لوگ ہیں۔یعنی ان کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے۔وہ بائیں جانب والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستے دکھادیے ہیں۔

(حصہ دوم)

صالح اعمال کو دکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو نمونہ بنا کر پیش کیا۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

صالح اعمال کو دکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو نمونہ بنا کر پیش کیا۔تا کہ ہم جان سکیں۔اور وہ طرز عمل یا اسوہ حسنہ اپنائیں۔تا کہ ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہو۔جیسا کہ ابراہیمؑ کے ساتھیوں یعنی ان کی ملت نے بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔اگر ہم ابراہیمؑ کے طرز عمل کی ااطاعت کرنے والے ہوں گے تو ہمارے اعمال بھی صالح ہوں گے۔اور ہمارا شمار بھی صالحین میں سے ہوگا۔

اسوہ حسنہ یا طرز عمل کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

سورہ نساء۔آیات 26 تا 28۔پارہ 5

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اور ان لوگوں کے طریقے دکھادے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔اور تمہاری توبہ قبول کریں۔اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔

چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہوکر دور جاپڑو۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کرکے ہمیں راستہ دکھادیا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج فرقہ پرستوں نے ہماری کمر بوجھ سے توڑ دی ہے وہ اپنی خواہشات کی اطاعت چاہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔

سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کواللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اورانہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تواللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کوسب لوگوں کاامام بنانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔جب ابراہیم کواللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔اورانہوں نے اسے پورا کر کے دکھایا۔تواللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کوسب لوگوں کاامام بنانے والا ہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ نے ہماراامام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔یعنی ہمارے پیشوا۔۔۔

سورہ نحل۔آیات 120 تا 122۔پارہ 14

بیشک ابراہیمؑ کی امت یکسو اللہ تعالیٰ کی فرمابردارتھی ۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔للہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیااورسیدھے راستے کی ہدایت دی۔اورہم نے دنیامیں ان لوگوں کوبھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!۔

بیشک ابراہیمؑ کی امت یکسو اللہ تعالیٰ کی فرمابردارتھی ۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔للہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیااورسیدھے راستے کی ہدایت دی۔اورہم نے دنیا میں ان لوگوں کوبھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیت 21 پارہ نمبر 21 میں فرماتے ہیں۔

بے شک تمہارے لیے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔اس کے لیے جوکثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے جواللہ تعالیٰ کا اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جواللہ تعالیٰ اور قیامت کاامیدوار ہواوراللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔اس کیلئے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک سوال ہےاس آیت میں ہمیں طرزعمل کوسمجھنے کی دعوت دی جارہی ہے۔یعنی رسول ﷺ کےاسوہ حسنہ کے طریقے کوسمجھنے کاحکم دیاجارہا ہے۔اس کا جواب اورتفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں یہ بات دودفعہ آئی ہے۔یعنی یہ سوال دودفعہ آیاہے۔پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک تمھارے لیےابراہیمؑ اوراس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اوردوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیےاور ہراس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جواللہ تعالیٰ اور روز آخرت کاامیدوار ہواور جوکوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیازاورتعریف کے لائق ہے۔اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کواسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیاہے۔

سورہ الممتحنہ۔آیت 4 تا 6۔پارہ نمبر 28

بیشک تمھارے لیےابراہیمؑ اوراس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سےاوران سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سواغلامی کرتے ہوبیزار ہیں۔ہم نے تمہاراانکار کردیااور ہمارےاورتمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اوربغض ظاہر ہوگیاہے۔جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔جوایک ہے۔مگرابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیارنہیں رکھتا۔اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیااور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔اورہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنااور ہمارے رب ہمیں معاف کردے بےشک توبڑازبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیےاور ہراس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جواللہ تعالیٰ اورروزآخرت کاامیدوار ہواور جوکوئی اس سے پھرجائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیازاورتعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرزِ عمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرزِ عمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ آئیں ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرزِ عمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی غلامی کرتے ہو ہم تم سے اوران سے بیزار ہیں۔ ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔ اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کردے۔

خواتین وحضرات

ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کا طرزِ عمل یہ تھا۔ یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔ کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔ اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔ اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرزِ عمل نبیؐ کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرزِ عمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرزِ عمل سے واقف ہیں۔ یا ہم اس طرزِ عمل سے پھر چکے ہیں۔ یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرزِ عمل سے پھر چکے ہیں۔ یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرزِ عمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ملتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔ یعنی ابراہیم کی ملت۔ یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ ابراہیم کی قوم یا گروہ۔ یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔ بیشک تمہارے لیے ابراہیمؑ اوراس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔ اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔ یعنی ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔ یعنی مرتد ہو جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔ یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں یعنی ان کی ملت کے بارے میں اللہ تعالیٰ مکمل بات چیت کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔

سورہ آل عمران۔ آیات 67 تا 68۔ پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔ اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔ کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔ بلکہ وہ تو یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھا۔ اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔ جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔ اب یہ نبی ﷺ اوراس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے

جو مومن ہیں یعنی جو اللہ کی آیات کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات مان لیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا ولی ہے۔ یعنی دوست ہے۔

خواتین و حضرآت!

رسول ﷺ تو ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے تھے۔ کیا ہم لوگ بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ تو ہم ایمان والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ولی ہوگا۔

خواتین و حضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔ آیت 123۔ پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین و حضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔ اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم ہے۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

خواتین و حضرآت!

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے ذمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتادے گا۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔ جو بالکل

ٹھیک دین ہے۔ ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کر رہنے والے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔ جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔ یہ صراطِ مستقیم ہے۔ جو رسول ﷺ کا ہے۔ اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ یعنی مسلم تھے۔

جوانہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتادے گا۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جولوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیم کی ملتؑ کے طریقے میں اختلاف کریں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتادے گا۔ جو وہ کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ یعنی اھدِ ناالصراط المستقیم پر تھے۔

سورہ نحل۔ آیات 120 تا 123۔ پارہ 14

بیشک ابراہیمؑ کی امت یکسو اللہ تعالیٰ کی فرمابردار تھی۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے ابراہیم کیؑ امت یکسو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھی۔ اور سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بے شک وہ آخرت میں بھی صالح لوگوں میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اس اسوہ حسنہ کے طریقے کی اطاعت کا نبی کریم کو حکم دیا گیا ان آیات کو غور سے پڑھیں یہ نبی کریمؐ کا اسوہ حسنہ تھا طرز عمل تھا۔ کیا یہ ہمارا بھی طرز عمل ہے۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا ہم فرقہ پرستوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔ کہ تم بس

ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 95۔ پارہ نمبر 4

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یکسو تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ طرزِ عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سورۃ البقرہ۔آیت 130۔پارہ نمبر 1

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کرلیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کرلیا تھا۔اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرزِ عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کررہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔یعنی تعریف کررہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے ولا ہوگا۔

سورۃ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو یکسو تھا۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی تعریف کی جارہی ہے۔اور اس انسان کے طرزِ عمل کی بھی تعریف ہورہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہوجائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرزِ عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرزِ عمل کو اختیار کرے گا۔وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کررہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔

سورہ البقرہ۔آیت 131 تا132۔پارہ نمبر1

جب ابراہیمؑ سے اس کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوں ۔یعنی اسلام لایا۔اس بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی ۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزعمل کو دکھا رہے ہیں ۔وضاحت کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس سے کہا کہ فرمابردار ہو جا تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوگیا یعنی اسلام لایا۔اسی طریقے پر چلنے کی وصیت حضرت ابراہیمؑ نے اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔

کہ بیٹوں بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فرمابرداری والے دین کو منتخب کیا ہے لہٰذا تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا۔یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہمیں سمجھانے کے لیے رسولوں کا دین دکھایا گیا۔کہ وہ مرتے دم تک صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے تھے۔

یادرہے کہ یہی طرزعمل حضور نبی کریمﷺ کا بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرر ہی ہوں ۔ ان میں حضرت یعقوب کی وصیت قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام موجود ہے۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو بتایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرزعمل تھا۔ان آیات میں ہمیں وضاحت سے دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات133 تا 134۔پارہ1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی غلامی کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ نے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزعمل کی وضاحت کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی غلامی کرو گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کرو گے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔تا کہ وہ اس وصیت سے دین سیکھ سکیں ۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہیں یعنی مسلم بن کر رہیں۔یعنی کسی فرقے پر نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

ہمیں یادرکھنا چاہیے کہ ہم سے رسولوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ان کے دین کو سکھایا گیا ہے ۔اس دین کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہم مسلم تھے یا نہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے یا نہیں تھے۔یادرہے کہ مسلم اور غلامی کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی پیغام پہنچایا۔ آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔ پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔ تو مسلم نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔ تو کافر ہو جائیں گے۔ اور مسلم نہیں رہیں گے۔ مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔ اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔ اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔ یعنی اسوہ حسنہ سکھایا گیا ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔ اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔ اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہو گئے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو یکسو تھے یعنی جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔ تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔ جس سے نام نہاد اُمتِ مسلم پھر چکی ہے۔ یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے ۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے ۔ وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا ۔ ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت ۔ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے ۔اور وہ مشرک نہ تھے ۔ یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے ۔جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے ۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے ۔اسی طرح اسلام لانا ہے ۔ایمان لانا ہے ۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے ۔فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے ۔ بلکہ مخالفت ہے ۔اور یہ اسلام نہیں ہے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے ۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں ۔جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے ۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے ۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے ۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے ۔

سورہ آل عمران ۔آیات 83 تا 85 ۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چارو نا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے ۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دیں گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دیں گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں ۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا ۔اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ؐ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں ۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت !

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے ۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے ۔اسی طرح اسلام لانا ہے ۔ایمان لانا ہے ۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے ۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے ۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے ۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے ۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے ۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں ۔

سورہ آل عمران ۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا ۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ سکھایا جا رہا ہے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا مگر ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی قرآن پاک کو سمجھنا بھی گوارہ نہ کیا اور اپنے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اسی طرح کر دی جس طرح شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے نافرمانی کر دی تھی ہم نے بھی شیطان کی طرح اللہ تعالیٰ کی

نافرمانی کردی اور فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور اسے اسلام سمجھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فرمابرداری نہیں ہے بلکہ کفر ہے شرک ہے منافقی ہے اور مرتد ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے دشمنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159۔ پارہ 8

بیشک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے ۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور اسلام لا رہے ہیں۔یہ صراط مستقیم ہے۔

سورہ انعام۔آیات 161 تا 163۔ پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دیجئے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔

خواتین وحضرآت!

ان آیات میں رسول ﷺ اسلام لا رہے ہیں یعنی اسلام لانے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین کے طریقے کی وضاحت کر رہے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ملت جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔

میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوں۔یعنی مسلم ہوں۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا پیغام سن لیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر تھے کیا آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں۔

ن آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔رسول ﷺ نے اپنا دین سکھایا۔اگر ہم اس طرح اسلام لائیں گے اور اسی طرح کہیں گے تو ہم بھی مسلم ہوں گے۔ورنہ مسلم نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کورسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اوراسلام لا رہے ہیں۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کوبھی خبردار کرر ہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں غلامی اور فرمابرداری دونوں الفاظ کا اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

سورہ نمل۔آیت 91 تا 92۔پارہ 20

بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اورسب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جوکوئی ہدایت پرآتا ہے تواپنے ہی لیے آتا ہے اور جوگمراہ رہتا ہے تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرمارہے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اورسب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پرآتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی آتا ہے اور جوگمراہ رہتا ہے۔یعنی قرآن پاک کی ہدایت سے بے خبر رہتا ہے۔تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور مسلم تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اور قرآن پاک پڑھنے والے تھے اور قرآن پاک کی ہدایت پر تھے۔اور ہمیں بھی اسی سے خبردار کیا۔

کیا ہم لوگوں نے رسول ﷺ کا پیغام سن لیا ہے۔ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں!! کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرر ہے ہیں؟

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کورسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور پوچھتے ہیں۔کہ قرآن پاک جواللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔آیات 12 تا 14۔پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہوکہ آپ کی طرف جووحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اوراس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہوکہ وہ کہیں گے کہ اس پرکوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔بیشک آپ ﷺ توصرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہرچیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنالیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہوتوتم بھی اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلاسکو بلالو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔کہ لوگ مسلم نہ بنے۔اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔اور قیامت والے دن یہ لوگ پچھتائیں گے اور بہت آرزو کریں گے۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ یعنی فرقہ پرست بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابردای کرنے والے ہوتے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا میں مسلم اور مجرم کو برابر کروں گا۔تمھیں کیا ہوگیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کردیں گے۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

جو اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوگا یعنی مسلم ہوگا۔اور جو نافرمان ہوگا وہ مجرم ہوگا۔اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز برابر نہیں کریں گے۔

ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ آل عمران۔آیت 73۔پارہ 3

اور صرف اس کی مانو جو تمھارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اور یہ اس کا قرآن ہے۔یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

یادرہے کہ قرآن کا ایک صفاتی نام ہدایت ہے۔اور پہلی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ تم مکمل میری فرمابرداری کرو۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آ گیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا المیہ ہے۔کہ ہم لوگ واضح دلائل یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود ڈگمگا گئے۔پھسل گئے۔آج ہمارے سامنے قرآن پاک اور فرقہ آجائے۔تو لوگ قرآن پاک کی بات کو چھوڑ کر فرقے کی بات مان لیتے ہیں۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔فرقوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔نہ اوقات ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ابراہیمؑ مسلم تھے۔اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی۔اور رسول ﷺ کی دعا مانگی۔جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے۔یعنی پاک کرے۔تاکہ وہ مسلم امت بن جائیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 128 تا 129۔پارہ 1

اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما۔بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں۔کہ لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کر لی۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے۔جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کریں گے۔وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی تھی یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کی تھی اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑا تھا۔اور سب لوگوں پر رسول ﷺ گواہی دیں گے۔

سورہ الحج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ ۔اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوہ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کروجیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تا کہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے ۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی ۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کی اطاعت کرنے والا ابراہیمؑ کا ہے۔یعنی ابراہیمؑ سے ہے۔ابراہیمؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیت 35۔پارہ 13

وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔لہٰذا جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔اور جس نے میری نافرمانی کی۔تو بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی بات کررہے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تو وہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت نہ کی تو وہ ابرہیمؑ کا نافرمان ہے۔ بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے۔بڑا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کررہے ہیں۔اور اپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کو سکھا رہے ہیں ۔یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔آیات 37 تا 40۔پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔یا اللہ تعالیٰ جو ایک ہے۔زبردست غالب ہے۔اس کو چھوڑ کر تم جن کی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی غلامی نہ کرو ۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے ۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جو رسولﷺ ہمیں پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

سورہ شعراء۔آیات 69 تا 85۔پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ہم بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں۔اس نے کہا۔کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ابرہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی غلامی تم اور تمھارے باپ دادا کرتے رہے۔بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریمﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی غلامی کروں غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسولﷺ نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپﷺ کا بھی تھا۔اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں۔

سورہ عنکبوت۔آیات 16 تا 18۔پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور پرہیزگار بنو۔یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی غلامی کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کر رہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا

بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔یعنی پیغام پہنچانے والے کی ذمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے یاد رہے کہ یہی طرز عمل آپ ؐ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرز عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو اپنی قوم کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو۔وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

سورہ الحج۔آیت 31 تا 32۔پارہ 17

یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرز عمل سکھایا گیا ہے کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہو اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

بس تم ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو۔یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور پرہیزگار بنو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں یعنی کئی فرقے بن گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے یعنی فرقہ بنانے سے منع کر رہے ہیں۔اور ابراہیم کے طرز عمل پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔جو یکسو تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرتے تھے۔اور مشرک نہ تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے تھے۔اگر آپ فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔تو مشرک ہیں۔اور ابرہیمؑ کے دین پر نہیں ہیں۔اور نہ رسول ﷺ کے دین پر ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین پر تھے۔اگر ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہوں گے۔تو درست دین پر ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیاہے۔جوانسان قرآن پاک کے علم کےعلاوہ کسی کی اطاعت کرے گا۔تواسے اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

سورہ رعد۔آیت 36 تا37۔پارہ نمبر 13

اوروہ لوگ جن کوہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پرنازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اوربعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے توصرف یہ حکم ملاہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اوراس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتاہوں اوراسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اوراسی طرح ہم نے اس قرآن کوحکم بنا کرعربی میں نازل کیا ہے اوراگرآپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تواللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اورنہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والےلوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تونبی ﷺ کا قیامت تک آنے والےلوگوں کو جواب ہے۔کہ مجھےاللہ تعالیٰ کی غلامی کاحکم ملاہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کوشریک نا کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کوردکر دیا گیا اگران کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کوحکم بنا کرعربی زبان میں نازل کیا ہے اگرہم نے قرآن پاک کےعلم آنے کے بعد کسی اورکی اطاعت کی تواللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہماراکوئی مددگار ہوگا اورنہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعواللہ واطیعوالرسول کوسمجھنے کے لئے ان آیات کوبار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والےلوگوں کی اطاعت سےمنع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اورصرف قرآن پاک کی اطاعت کاحکم ہےیعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کاحکم ملا۔
ہے۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اورکی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ نےحکم دیاہے۔کہ قرآن پاک کےعلاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔

سورہ اعراف۔آیات 2 تا3۔پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جوآپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔تاکہ آپ اس کے ذریعےلوگوں کوخبردار کریں اوریہ ماننے والوں کے لیےنصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جوتم پرنازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرواوراس کے سوادوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگرتم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نےقرآن پاک کےعلاوہ ہرکسی کی اطاعت سےروک دیاہے۔منع کردیاہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمہارے رب کی طرف سے جوتم پرنازل کیا گیاہے۔اس کی اطاعت کرواوراس کےسوادوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگرتم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

سورہ روم۔آیات 43 تا45۔پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دوکہ تم زمین میں سیرکرو۔پھردیکھوکہ جھٹلانے والوں کاانجام کیاہوا۔ان کاجوپہلےگزرچکے ہیں اکثران میں سےمشرک تھے۔

پس تم اپنا چہرہ دین کی طرف قائم رکھو۔جودرست ہے۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جواللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہوجائیں گےاورجس نے کفرکیا ہوگاتواس کے کفرکا نقصان اسی کوہوگااورجس نے اچھےعمل کیےتوایسےلوگ اپنے لیےہی تیاری کررہے ہیں تاکہ وہ بدلہ دےان لوگوں کوجو

ایمان لائے اورانہوں نے نیک عمل کیے ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کویعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں طرز عمل سکھایا جارہا ہے ۔ یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔ کہ تم اپنا چہرہ دین کی طرف رکھو یہ درست دین ہے۔ اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔ یعنی فرقے بنائے ہوں گے تو ان کی نافرمانی کا نقصان انہی کو ہے اور جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی ۔ یعنی جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

فضل کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر کے اپنے فضل سے بہت کچھ دے گا۔

سورہ صافات ۔ آیات 83 تا 111 ۔ پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے طریقے پر چلنے والے ابراہیمؑ تھے۔ جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کر آیا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا ۔ کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔ تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ پھر اُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔ پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں ۔ تمھیں کیا ہوا ہے۔ کہ تم بولتے نہیں ہو۔ پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو۔ جن کو تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں ڈال د۔ انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔ کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے مان لیا۔ اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا ۔ کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔ اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرز عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔

رسولوں کا طرز عمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری فرمابرداری اور غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرز عمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کی

فرمابرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے مخلص غلام بن سکتے ہیں۔یہی رسولؐ کا طرزِ عمل تھا۔اور تمام انبیا کا بھی۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کردیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کردیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہورہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔آپ کا جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔تو پھر میرا سوال ہے۔کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔کیا جن لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں۔جن کی بات وہ مان رہے ہیں۔

سورہ ذخرف۔آیت 26 تا 28۔پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزِ عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرزِ عمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے ولے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

سورہ الجاثیہ۔آیت 16 تا 20۔پارہ نمبر 25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکومت دی۔اور ان کو پاکیزہ رزق عطاء کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضلیت دی۔اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے۔پھر انہوں نے علم یعنی تورات آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کردے گا پھر ہم نے آپ کو شریعت یعنی خاص طریقے کے احکام دیے بس آپؐ اس کی اطاعت کرتے رہیں اور ان لوگوں کو خواہش کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلاشہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا دوست ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات میں اختلاف کیا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا اب یہ قرآن پاک ہمارے لیے شریعت یعنی یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اوران لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ ظالم یعنی فرقہ پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں۔اور پرہیز گاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیز گار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کروں۔اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے۔اے میرے غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔انہی کیلیئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرزِ عمل بتا رہے ہیں۔ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 18۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلیئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں

رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرو اور فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اور ان کی اطاعت کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھیے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہوکر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

سورہ نحل۔آیت 98 تا 100۔پارہ نمبر 14

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔بیشک اس کا کوئی زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے لگوتو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔ کیونکہ جولوگ ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا جواللہ تعالیٰ کو اپنا دوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔شیطان کا زورتو ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اوراللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقہ پرستوں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔جب قرآن پڑھتے ہیں تو ساری توجہ مفسر کو دیتے ہیں۔قرآن پاک پڑھتے وقت ہمیں صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی تحریر یعنی کلام پر بھروسہ کرنا چاہے۔شیطان شریک نہیں بنانا چاہیے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اورطرف بلانا شرک ہے۔

سورہ القصص۔آیات 85 تا 86۔پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہچانے والا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کرآیا ہے اورکون واضح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائیگی یہ توصرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے لہٰذا آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے اور ایسا نہ ہونا چاہیے کہ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد کافر آپ کو ان پر عمل کرنے سے روک دیں۔آپؐ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیں۔اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک اپنے دوستوں کے نام ہے کہ جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہنچانے والا ہے ۔ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف وحی نازل ہونے کے بعد کافر یعنی فرقہ پرست آپ کو اس پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے اورشرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں یعنی قرآن کے ساتھ کسی اورچیز کی اطاعت شرک ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اگر رسول بھی شرک کرتے۔توان کے اعمال بھی برباد ہوجاتے۔

سورہ زمر۔آیات 65 تا 67۔پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اورآپ سے پہلے جورسول گزرے ہیں۔ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔کہ اگرتم نے شرک کیا توتمہارے اعمال برباد ہوجائیں گے۔اورتم ضرورنقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرواورشکرگزارغلاموں میں شامل ہوجاؤ۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرنہیں کی جیسا کہ اس کی قدرکرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اورتمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اوربالاتر ہے جویہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات فرقہ پرست لوگ باربار پڑھیں جنھوں نے شفاعت کے عجیب وغریب طریقے لوگوں تک پہنچارہے ہیں صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہوگی۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدراس طرح کریں کہ قرآن پاک کواردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پرغورکریں اس کوسچا سمجھیں اوراطاعت کریں۔یہی آسان دین ہے سیدھا دین ہے اوردین فطرت ہے۔فرقہ والوں نے توعجیب وغریب دین لوگوں تک پہنچا کرلوگوں کواللہ تعالیٰ سے دورکردیا ہے اورایسے عجیب وغریب دین سے لوگوں کی کمرتوڑکررکھ دی ہے۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی۔یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ انہوں نے نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اورانہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی غلامی کریں یکسو ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی درست دین ہے۔بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔یعنی مشرک اور کافر بن گئے۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس تم میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہوجائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتی۔میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس تم میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہوجائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے۔پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھاگئی۔تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔تو کہا۔یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پاجانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔تو کہا یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوگیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہوجاؤں گا۔پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔یہ سب سے بڑا ہے۔پھر جب وہ غروب ہوگیا۔تو کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی۔تو اُسنے کہا۔کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے۔اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے۔کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی۔

بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے۔اگر تم علم رکھتے ہو۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔انہی کے لیے امن ہے۔اور یہی ہدایت پر ہیں۔یہ ہماری دلیل تھی۔جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی۔ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کردیتے ہیں۔بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد

کی ہے۔

پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ہر چیز غائب ہو جاتی۔تو وہ بے چین ہو جاتے۔اور کہنے لگے۔کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔یہ تھی وہ بے چین کیفیت ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔اور ان کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خود ساختہ خداؤں سے ڈروں۔جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔اور جو لوگ اپنے ایمان میں میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں ۔تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی۔

اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی۔اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے ۔تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دیتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 84 تا92 پارہ7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اور انکی اُولاد میں داؤ اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا ۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تاکہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبر دار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبر دار کریں ۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں ۔ان آیات میں بتایا گیا ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دی ۔اور پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی امت تھے ۔پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا ۔پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشخبری والے اور ڈرانے والے یعنی رسول بھیجتے ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دور کرتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کو راہنمائی مل جاتی ہے سیدھا راستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں ۔ان آیات میں بتایا گیا ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ صرف قرآن پاک کے ذریعے سیدھے راستے کی ہدایت کی اجازت دیتا ہے

سورہ مائدہ ۔آیات 15 تا 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں ۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے ۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت یہ ہے ۔کہ قرآن پاک کے ذریعے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں ۔ان آیات میں بتایا گیا ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ اور کسی دین کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کا جواب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔ بلکہ منع کیا ہے۔ تو پھر میرا سوال ہے۔ کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔ اس طرح تو ہمیں سیدھے راستے کی اجازت کبھی نہیں مل سکتی۔

خواتین وحضرات!

اس لیے کہ جن فرقوں کی لوگ غلامیاں کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی ہی شرع ایجاد کر لی ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہیں اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔ جو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت تھی۔ جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔ اور وہ قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔ اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔ اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔ اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔ اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔ کہ یہ کیا بت ہیں۔ جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے ابراہیمؑ نے کہا۔ کہ تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہیں۔ وہ بولے۔ کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔ یا مذاق کر رہے ہو۔ ابرہیمؑ نے کہا۔ بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔ اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم چلے جاؤ گے۔ تو میں ان کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ پھر اس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ سوائے بڑے بت کے۔ تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔ وہ بولے۔ کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔ جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ۔ تا کہ لوگ اس کی گواہی دیں۔ وہ بولے۔ اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔ تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔ پھر اگر یہ بولتے ہیں۔ تو ان سے پوچھ لو۔ پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔ پھر کہنے لگے۔ کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔ پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔ جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں۔ اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔
افسوس ہے۔ تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اُنہوں نے کہا اسے آگ میں جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔ اور ہم نے کہا۔ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔ اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔ مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ بت پرست لوگ حضرت ابراہیم کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی نافرمان۔ مگر اُن کے کہنے سے وہ ظالم نہیں بن جائیں گے بلکہ ظالم وہ ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ظالم کہیں گے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے رسول ہیں۔ ظالم تو وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔ اور واضح گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین اسلام ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ آپ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پا لی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرداری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔ اور فرقے بنانا رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہرگز نہیں ہے۔فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین سے پھر چکے ہیں یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔اور قرآن پاک میں اختلاف کرکے فرقے بنا کر للہ تعالیٰ کے دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کریں گے۔کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کررہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن

کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اوران کا کوئی مددگارنہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اورکفرکرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کررہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھرکفرکرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہےاوران کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھراس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پراللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اورسب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اورنہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اوراپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفرکیا۔یعنی فرقے بنائے پھرکفرمیں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اوریہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفرکیا یعنی فرقے بنائے اوراسی حالت میں مرگئے۔اگرکوئی پوری زمین کے برابرسونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اوران کا کوئی مددگارنہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اوران آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں ااورفرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافریعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگرفرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کرفرقے بناتے ہیں۔اورکافربن جاتے ہیں۔جوان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافرہوگا۔اورکافرجنت میں نہیں جاسکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفرہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ کے گھر والے مسلم تھے۔اوررسول ﷺ نے اس بات کی گواہی دی۔ قیامت تک ان لوگوں کے سامنے جوقرآن پاک کے علم میں جھگڑا کرتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا64 پارہ3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔پس آپ کے پاس علم آ جانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔اورہم خود بھی موجود رہیں اورتم بھی موجود رہو۔پھراللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔اورجھوٹوں پراللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔بے شک یہی بیان سچا ہے۔اوراللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اوربے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔پھراگروہ پھرجائیں۔توبے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔اے کتاب والو۔ایک بات کی طرف آؤ۔جوتمھارے اورہمارے درمیان یکساں ہے ۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔اورنہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کرکسی اورکو اپنا رب بنائیں۔اورنہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔پھراگروہ پھرجائیں۔تو کہہ دیں۔کہ گواہ رہو۔کہ ہم تو فرمابرداروں میں سے ہیں۔یعنی مسلمین میں سے ہیں۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھرکے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔جوقرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔اور قرآن پاک سے پھرکرفرقے بنالیتے ہیں۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اوراُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اگرلوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھرجائیں یعنی مرتد ہوجائیں۔توایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام ااورگواہی موجود ہے۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم مسلم بنتے ہو۔یعنی کیا تم اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنتے ہو۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر لوگ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم اور فرعون کی بیوی کی مثال دی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے غللاموں میں سے دو صالح غلاموں کے نکاح میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔جب اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور ان کتابوں کو سچا مانا یعنی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھی یعنی کسی فرقے سے تعلق تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اور ان کی اطا عت کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اور وہ فرمابرداروں

میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ صرف قرآن پاک کی آیات پر ایمان لانے اور مسلم یعنی فرمابرداری کرنے والے پر قیامت والے دن کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو مسلم کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون مرتے وقت اسلام لایا۔مگر اس کا مرتے وقت کا اسلام قبول نہ ہوا۔کیونکہ اس سے پہلے وہ مسلسل فساد کرتا رہا۔اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تا کہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا ۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰ ؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰ ؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ یوسف ؑ نے اسلام کی حالت میں موت مانگی۔

سورہ یوسف آیات 101 تا 104 پارہ 13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسف ؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔ اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیات صرف ایمان والوں کو سنا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ پھر فرمابردار یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری غلامی کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف میری غلامی کرو۔ کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔ کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور اختلاف کا شکار ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں۔۔۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

کہہ دو اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔ تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔ جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔ تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔ تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔ پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔ اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہیں ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں ۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ااور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے ۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

سیدھے راستے کے بارے میں حضرت عیسیٰ ؑ کا خطاب؟

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰ ؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُسنے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰ ؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰ ؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہ سیدھا راستہ تھا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔آیات 60 تا 70۔پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔یہ خطاب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بھی کفر کرنے والے لوگوں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کہیں گے۔کہ کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر یعنی فرقہ پرستی

کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے

خواتین وحضرات!

یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔ کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔ کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا 66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات!

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے ذریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتے رہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا درس دیتے رہے لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔ اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کر رہے ہیں ۔ جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔ جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے

دو چار کر دیتا۔ مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتا تا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب یکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 24

کہہ دو۔ اے جاہلو۔ کیا تم مجھے کہتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی کروں۔ اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔ اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔ وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔ آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظر انداز کر دیا ہے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

دین کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔ آیات 58 تا 63۔ پارہ نمبر 12

اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ ان کو نجات دی۔ اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر کیا تھا۔ یاد رکھو کہ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی۔ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار رہے۔ اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔ کیا تم ہمیں ان کی غلامی سے روکتا ہے جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔ تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں۔ لوگوں نے جواب دیا کہ اے اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔ تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔ جن کی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔ صالح نے جواب دیا۔ کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔ تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔ یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔ اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔ کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالحؑ کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ البقرہ، آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔: یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔ جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔ جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔ جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن کو سچ ماننا اور اس کی

اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کافر۔کافر کہتے ہیں۔فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی رفرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے ۔کہ دو معبود نہ بنالو بیشک معبود تو بس ایک ہی ہے۔لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔اُسی کا ہے۔جو سب کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔اور خالص اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ دو معبود نہ بنالو۔معبود تو صرف ایک ہے۔یعنی غلامی کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔تو پھر سوال یہ ہے کہ پھر رسول کی اطاعت کا غلط انداز ہے۔کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔اس طرح تو دو خدا بن گئے۔زمین اور آسمانوں میں صرف اُس کا دین یعنی حکم چل رہا ہے۔کسی اور کا حکم چلتا تو اُس کا بھی دین چلتا اور وہ بھی خدا ہوتا۔اگر ہم احادیث کی اطاعت وحی کی طرح کرتے ہیں۔تو گویا دو خدا ہیں۔اور خالص غلامی نہیں کر رہے۔شرک کر رہے ہیں۔

سورہ زمر آیات ا تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔جو اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا چاہیے۔اس طرح وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی غلامی کرتے ہیں۔جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔ تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔ جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔ کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔ ''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آ جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔ تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔ آگ کا۔ قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے۔ کہ ان نام نہاد مفسروں کی مدد سے قرآن پاک سیکھو۔ یا اپنے اپنے فرقے کے مطابق سیکھو۔ یا آیات کی تاریخ میں بیٹھ کر غور کرو۔ اور فرقے بناتے پھرو۔

سورہ مریم۔ آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔ اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو ساری دنیا کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا غلام ہوتا ہے۔ وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب یکھتے ہیں۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

کہہ دو اے کافرو۔ میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔۔ جس کی تم غلامی کرتے ہو۔ اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو۔ جس کی غلامی میں کرتا ہوں۔ اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں۔ جس کی تم غلامی کرتے ہو۔ اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو۔ جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔ اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔ وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوں گے۔ اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔ تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ ورنہ کافر ہونگے۔ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہونگے۔

سورہ نحل۔ آیات 86 تا 89۔ پارہ نمبر 14

جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔ اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ وہ انہیں بھول

جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اودوسروں کواللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہرامت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اوران پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جن لوگوں نے اپنے فرقوں کو معبود بنا رکھا ہے۔اورمشرک بن چکے ہیں ان آیات میں اُن کا حال بیان کیا گیا ہے۔جو قیامت والے دن ان کا ہونے والا ہے۔جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اودوسروں کواللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہرامت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اوران پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکا ہوگا انہیں اس فساد کے بدلے عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم ہرامت میں گواہ کھڑا کر کے گواہی لیں گے۔پھر کسی کو بے قصور ہونے کا اور توبہ استغفار کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ظالم لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے جھک جائیں گے اور جو کہانیاں وہ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔

مشرک کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں اور ظالم کسے کہتے ہیں۔مشرک کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمام رسول صرف ایک رب کی غلامی کا حکم کرتے ہیں۔وہ کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔

سورہ آل عمران۔آیت 79 تا 80۔پارہ نمبر 3

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔اور وہ لوگوں کو اپنی غلامی نہیں سکھاتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔کیا وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں گے۔فرمابردار بنانے کے بعد۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی بات کر رہے ہیں۔کہ جو اپنے بیان اور زبان سے قرآن کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ کبھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

احاطہ کتاب

سورہ مزمل۔آیات 15 تا 19۔پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔جو تم پر گواہی دے گا۔جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔کفر کرنا یعنی فرقے بنانا رسول ﷺ کے نافرمانی ہے۔

سورہ النسا۔آیت 40 تا 42۔پارہ نمبر 5

نے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کسی نے نیکی کی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا پھر کیا ہو گا اس دن جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ ﷺ کو ان پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے۔کہ کاش ان پر زمین ہموار کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس دن پھر کیا ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی پیغمبرؑ لائیں گے۔اور ہم پر گواہی دینے کیلئے آپ ﷺ کو ہم پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہو گا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی یہ ہے کہ کفر کیا جائے۔یعنی فرقے بنائیں جائیں۔آئین قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے ہیں۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی کی فرقے اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے

درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔اور مسلم نہیں ہوگے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔اور آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تو نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے جب فرقے بنالیے۔تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی

فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہوا گروہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی. توانہوں نے بھی ہدایت پالی،اگروہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کرفرقے بنالیں۔تواللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جوفرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اوراطیع اللہ اوراطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اوراپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جواسلام لانے والے ہیں۔یعنی جواللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔ اورفرقے بنانا رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہرگزنہیں ہے۔فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین سے پھر چکے ہیں یعنی مرتد ہوچکے ہیں۔اورقرآن پاک میں اختلاف

کرکےفرقے بناکر للہ تعالیٰ کے دین اسلام سے مرتد ہوچکے ہیں۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔اورگروہ بن گئے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تواللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔اورمختلف گروہ بن گئے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تواللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔